رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هوالحکیم العلیم

العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان

هوالحکیم العلیم

طب جدید پنجابی کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

اطباء کو گرد و اطراف کے مشکلات سے نکالنے والا۔

تبصرۃ الاطباء

جلد ۱	مدیر حکیم احمد الدین معہد طب جدید	نمبر ۲

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔ لاہور

قواعد رسالہ

(۱) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ طالب علموں سے دو روپیہ آٹھ آنہ اُمرا سے پانچ روپیہ جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے البتہ باقساط ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک روپیہ چار ماہ کے لئے اور ڈیڑھ روپیہ چھ ماہ کے لئے بھیجکر جاری کرا سکتے ہیں۔ اور میعاد ختم ہونے پر احسیقدر قیمت اور بھیج سکتے ہیں۔

(۲) قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔ پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی صاحب کے نام رسالہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ کیونکہ محکمہ ڈاک کے نئے قانون کے مطابق وی۔ پی کا خرچ اب بجائے ایک آنہ کے تین آنہ ہوگیا ہے۔ تو بلا اجازت بھیجنے پر اگر وی پی واپس آجائے۔ تو کارخانہ کا سخت نقصان ہوگا۔

(۳) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۴) عارضی طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپ کا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۵) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے۔

(۶) نمونہ کا پرچہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکیگا۔

منیجر

(اے آمدنت باعثِ آبادئے ما)

"تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم"

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب خاکی از کوہ مری)

کیا ہی حقیقت آگیں وہ الفاظ تھے جو دیارِ مغرب کے ایک حکیم کی زبان سے نکلے تھے جب کہ وہ نزع کی حالت میں بسترِ مرگ پر دم توڑ رہا تھا۔ کہ میری تمام عمر علمی مشاغل میں صرف ہوئی ہے۔ مگر اب بھی میں یہی خیال کرتا ہوں۔ کہ میری حالت اس بچے کی مانند ہے۔ جو سمندر کے کنارے کوڑیوں اور گھونگوں سے کھیل رہا ہو۔ اور علم و حکمت کا سمندر اس کے سامنے موجزن ہو۔ اور وہ اس کی حقیقت سے کلیتہً ناآشنا ہو۔"

اگر ہم اس حقیقت پر تحقیق کی روح لیکر غور کریں۔ تو ہم اس آفت کا کسی قدر تصور کر سکینگے۔ جو ہمہ دانی کے ایک بے بنیاد خیال کی وجہ سے ہمارے اطبا کے سر پر نازل ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ "ہم متقدین کی علمی وراثت کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔ ع "میراثِ پدر خواہی علمِ پدر آموز"

کا مقولہ عین ہمارے حال کے مطابق ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ حکومتِ وقت کی سرپرستی ہمیں حاصل نہیں۔ جو اطبائے متقدمین کو حاصل تھی۔"

یہ ایک لنگڑا عذر ہے۔ جو درحقیقت اپنی ناکامیوں کو چھپانے کی غرض سے تراشا گیا ہے۔ کیونکہ اگر ہم متقدمین کے حالاتِ زندگی پر غور کریں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں کے اکثروں کی زندگی مصیبتوں کا شکار رہی ہے۔ ان کی علمی پیاس اسقدر زبردست تھی۔ کہ اس کے بجھانے کے لئے انہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں میلوں کی مسافتیں پاپیادہ طے کیں۔ ان کے ذوقِ علمی کی امنگوں اور جذبوں کو قید خانے کی تاریک کوٹھڑیاں اور

طرح طرح کی اذیتیں اور مشقتیں کچل نہیں سکتی تھیں۔ قتل کی دھمکیاں ان کی ترقی کے راستے میں روڑا اٹکانے میں ناکام تھیں۔ تحقیق الادویہ کے لئے جب وہ جنگلوں اور پہاڑوں میں سوتے تھے۔ تو خونخوار درندوں کی گرج جو جنگل کے دل کو دہلا دیتی تھیں۔ انکے ارادے کو متزلزل نہیں کر سکتی تھی۔ قانون سے پوچھو کہ جب کہ وہ لکھا جا رہا تھا۔ تو بو علی سینا پر قید خانے کی اندھیری کوٹھڑی میں کیا کچھ گذری تھی۔ سنبل الطیب سے دریافت کرو۔ کہ جب اس کے خواص دریافت کئے جا رہے تھے۔ تو خوفناک جنگلوں میں جالینوس کے بالوں کی کیا حالت تھی۔ ہندوستان کی پرانی داستانوں پر کان دھرو کہ زلو اور ہلیلہ کے خواص کو دیگر ادویہ کے خواص سے مخصوص کرنے میں دھنونتری جی کو کن کن جگر کاویوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

متقدمین کے کمالِ علمی کا نتیجہ صرف مدرسۂ نظامیہ بغداد ہی نہ تھا۔ بلکہ انہوں نے جا بجا طبی درسگاہیں بھی کھولیں۔ جہاں دور دراز کے ممالک کے ہزارہا طلباء تعلیم پاتے تھے۔ حنین ابنِ اسحاق ایک عیسائی فاضل طبیب نے بھی انہی درسگاہوں میں تعلیم پائی تھی۔ پھر آپ کے طبی رہنماؤں کا فیض صرف ایشیا تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ انہوں نے اپنی درسگاہوں کے تحصیل یافتہ طبیب یورپ میں بھیج جنکی دی ہوئی تعلیم یورپ کے موجودہ طبی کمال کی سنگِ بنیاد تھی۔ ؎

سلرنو میں جو ایک نامی مطب تھا
وہ مغرب میں عطارِ مشکِ عرب تھا

تاتاریوں کے ہولناک اور تباہ کن حملے کے بعد جس نے دولتِ عباسیہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور جس کے بعد خلافتِ عباسیہ (بغداد) کا چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہو گیا۔ اس وقت چنگیز خاں جیسے خونخوار بادشاہ کے پوتے ابا قاخاں نے جو ابتدا میں اسلام کا صدر جہ دشمن تھا۔ مسلمان فاضلوں کی کمال تکریم کی جہاں اسکی ہر دو وزارتیں مسلمان فاضلوں کے سپرد تھیں۔ اور جہاں اپنے علم و فضل کی وجہ سے اسکے ہاں معزز و ممتاز تھے۔ وہاں اطبا بھی اپنے کمال کی وجہ سے اسکے منظورِ نظر تھے اور ان کی حالت مثالی ہو گئی تھی۔

پس یہ کہنا کہ مسلمان طبی متقدمین نے بعض مسلمان بادشاہوں کی حمائت اور

سرپرستی ہی کی وجہ سے کمال حاصل کر لیا تھا۔ انصاف کا خون کرنا اور راستی پر کلہاڑا چلانا ہے۔

ان کا کمال ان کی اولوالعزمی ہمت۔ استقلال اور طلب صادق کی وجہ سے تھا۔ اور ان کی یہ خوبیاں اللہ تعالےٰ کے فضل کی جاذب ہوئیں جس کی وجہ سے وہ ممتاز درجے پر سرفراز کئے گئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ متقدمین میں کے اکثر اطبا کی بعد میں درباروں تک بھی رسائی ہوئی۔ اور بعض منصب وزارت تک بھی پہنچے۔ اور نیز بعد میں بعض طبی درسگاہوں کو کچھ عرصے تک شاہی امداد بھی ملی۔ مگر ماننا پڑیگا کہ یہ سب اعزاز ان اطبا کے کمال علمی کی وجہ سے تھا۔ نہ کہ ابتداً اطبا کا علمی کمال بادشاہوں کی سرپرستی کی وجہ سے تھا۔

اسی طرح اگر ہمارے اطبا بجائے اس کے کہ عذراتِ لنگ پیش کر کے اپنے آپکو معصوم ثابت کریں۔ متقدمین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تحقیقات میں لگ جائیں تو ممکن نہیں کہ انکی صداقتیں دنیا میں قبول نہ کی جائیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض اوقات صداقت کا حوتی تعصب کے کیچڑ میں آجاتا ہے۔ مگر آخر صداقت صداقت ہے۔ جسکا غلبہ مقرر کیا گیا ہے۔

اور اس طریق پر عمل پیرا ہونے سے وہ دن دور نہیں۔ کہ ان کی نحوست کی گرد اقبال و آبرو کے پانی سے دھل جائیگی۔

بدیہیات کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مشاہدات اس بات کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ محققین کے کارنامے اور ان کی علمی صداقتیں آخر قبولیت کے شرف سے مشرف ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر ہینومن کے اصول "علاج بالمثل" (ہومیو پیتھک) نے لکھوکھہا جدت پسند طبائع کو مسخر کر لیا ہے۔ اور یوماً فیوماً اصولِ مذکور کی کامیابی کا قدم آگے بڑھتا جاتا ہے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہیں جو ڈاکٹر لوئی کوہنی کے "علاج بالمثل" کے دلدادہ ہیں۔ حالانکہ مذکورہ ہر دو طبوں میں بمقابلہ قدیم طبوں کے بہت کم صداقت ہے۔ اور باوجود اس کے ان کی ملک گیری کا احاطہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ مگر اس جمود کا کیا علاج کیا جاوے۔ کہ ہمارے دیسی اطبا گاؤ عصار کی طرح ایک ہی چکر میں پابند ہیں۔ اور ان کی ترقی کے دائرے کے نصف قطر کے طول میں زیادتی نہیں ہوتی۔

کام آخر کرنے سے ہوگا۔ محض تخیلات کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ خدا کی برکتیں اور نصرتیں انجمن خادم الحکمت کے شامل حال ہوں۔ کہ اس نے اس فرض کا احساس کرتے ہوئے مدت ہوئی کہ دائرۂ تحقیق کو وسیع کرنے کے لئے انجمن قائم کی تھی۔ ماہ گذشتہ سے اس نے رسالہ تبصرۃ الاطبا بطور آرگن کے جاری کیا ہے۔ تاکہ ممبران انجمن کا باہمی تبادلہ خیالات ہو۔ اور جو نئی صداقتیں اب تک متحقق ہو چکی ہیں۔ انکا شیوع کیا جاوے۔ اور بالآخر خدا صفاو دع ماکدر کے اصول کے ماتحت ایک نیا نظامِ طب قائم کیا جاوے۔ پس وہ اطبا جو اپنے دل میں تحقیق کی تڑپ رکھتے ہیں۔ وہ اسکے ممبران میں داخل ہوں۔ اور جدید صداقتوں سے مستفیض ہوں۔

بعض راگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ ہر وقت کے مناسب ہوتے ہیں۔ مگر "پدرم سلطان بود" کا راگ ہرگز موجودہ وقت کے مناسب نہیں۔ محض اسلاف کی تعریف کسی کام نہیں آئیگی۔ زمانہ سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ اگر آپ کی ترقی کی حالت یہی رہی۔ تو بلاشبہ دوسری طبیں ہر دلعزیز ہوکر کامل طور پر رائج ہو جائینگی۔ اور لوگ آپ کی طب کو تقویم پارینہ سمجھکر پھینک دینگے۔

ترقی یافتہ اقوام نے آپ کی طب کا نام "بیمار طب" رکھا ہوا ہے۔ اور ہماری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے فی الواقع اس کی وہی حالت ہے۔ جو امرالقیس کی اس وقت تھی۔ جبکہ اسے زہر دیا گیا تھا۔ اور وہ صاحب فراش ہوکر حسب ذیل شعر پڑھ رہا تھا۔ ؎

انا المسموم ما عندی وتریاق ولا راقی
ادِر کاساً وناولها الا یا ایها الساقی

پس ہمارا فرض ہے کہ خدا کا نام لیکر مجموعی کوششوں کے ساتھ تحقیق میں لگ جائیں۔ اور اس تریاق سے قالب طب کی صحت کا فکر کریں۔

حفظِ صحت

(گذشتہ سے پیوستہ)

از حکیم احمد الدین موجد طب جدید

اگر میرا یہ دعوے غلط ہے تو کوئی صاحب مرد میدان بنکر اپنے اپنے حفظ صحت کے تمام اصولوں پر چلکر دکھلا دے ورنہ ثابت ہو جائیگا کہ موجودہ علم صحت محض کتابوں میں درج کرنے کے کام کا ہے۔ عملی حالت میں کسی صورت میں بھی صحیح ثابت نہیں ہو سکتا حالانکہ علم صحیح اس کا نام ہے جو قابل عمل ہو اور جسپر عمل کر کے لوگ فائدہ اُٹھا سکیں۔ ورنہ طول طویل موشگافیاں محض تسوید اوراق اور تضیع اوقات سے زیادہ کیا وقعت رکھتی ہیں۔

چونکہ میرا ارادہ اس رسالہ کے اجرا سے سوائے خدمت پبلک کے جو کہ علم طب کے متعلق ہوگی اور کچھ نہیں ہے۔ اس واسطے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ میں جہاں امراض اور انکے علاج وغیرہ کے متعلق مسلسل مضامین ہونگے۔ وہاں ضروری ہے کہ حفظ صحت کا ایک ورق بھی مسلسل طور پر رکھا جائے تاکہ اہل ملک اس علم سے بھی صحیح طور پر واقفیت پیدا کریں۔ اور اس پر عمل درامد کر کے بہت سی آئندہ پیدا ہونے والی امراض سے بچ جائیں۔ اور تندرستی جیسی عجیب نعمت سے متمتع اور بہرہ اندوز ہوں۔

باب اوّل

اس بیان میں کہ ہماری موجودہ صحت اور اس کے قیام کے اسباب کیا کیا ہیں اور اس صحت کو بگاڑنے والے کیا کیا اسباب ہیں۔ پس جاننا چاہیئے۔ کہ یہ خیال غلط ہے کہ دنیا میں بعض اشیاء معین صحت ہیں اور بعض اشیاء مضر صحت جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ جسقدر اشیاء زمین و آسمان کے اندر قدرت قادر نے پیدا کی ہیں وہ سب کی سب بلا استثناء احدے ہماری تکوین و تکمیل جسمانی و

وقیام صحت کے واسطے ضروری اور لابد ہیں۔ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو کہ ہمارے لئے سراسر مضر اور ہر حالت میں نقصان رسال ہو مثلاً سورج اور چاندرات اور دن۔ گرمی سردی۔ ہوا اور پانی۔ دریا اور جنگل۔ ہر قسم کے حیوانات۔ ہر قسم کی نباتات۔ ہر قسم کی معدنیات غرضیکہ دنیا کی ہر ایک شے ہمارے کسی نہ کسی فائدہ کے واسطے پیدا کی گئی ہے۔ اور ہر ایک شے میں خالق کائنات نے علیحدہ علیحدہ تاثیرات رکھدی ہیں جو کہ ہماری تربیت اور ترقی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ پھر بیرونی اشیاء تو جدا ہیں ہمارے وجود میں بھی بعض ایسی موثرات رکھدی ہیں جو کہ ہمارے قیام وبقائے صحت کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ جیسے حرکت وسکون۔ نیند اور بیداری۔ کھانا اور پاخانہ پھرنا۔ پینا اور پیشاب کرنا۔ وغیرہ وغیرہ ان تمام بیرونی واندرونی موثرات سے ہمارا جسم متاثر ہوکر تربیت پذیر ہوتا رہتا ہے۔ اور ہر ایک شے میں جدا جدا قسم کی تاثیرات موجود ہیں جن سے ہمارا جسم مختلف قسم کے تغیرات قبول کرکے ترقی کرتا رہتا ہے۔ اس جگہ تاثیرات کے لفظ سے امزجہ البعہ والی تاثیرات مثلاً گرم خشک۔ سرد خشک۔ گرم تر۔ سرد تر وغیرہ نہ سمجھ لی جائیں۔ کیونکہ یہ تقسیم بہت ہی ناقص اور نامکمل ہے۔ جیساکہ میں نے اپنے رسالہ تبصرۃ الحکماء المعروف بہ معلم الاطباء میں مفصل طور پر اس کی تردید کردی ہے۔ جو اصحاب اس بحث کو دیکھنا چاہیں وہ اس رسالہ میں دیکھ لیں۔ یہاں لفظ تاثیر سے میری مراد ہر ایک چیز کے مختلف خواص ہیں جو کہ چار نہیں آٹھ نہیں سولہ نہیں بتیس نہیں بلکہ جیسے اشیاء دنیا لاتعداد ہیں اسی طرح ان کی تاثیرات اور خواص بھی لاتعداد قسم کے ہیں جن میں کوئی ایک چیز بھی کسی دوسری چیز کے ساتھ من کل الوجوہ مساوی اور برابر نہیں ہے۔ البتہ بعض چیزیں بعض خواص میں ایک دوسری کے ساتھ کم وبیش متشکل اور مشابہ ہوسکتی ہیں۔ لیکن ہر پہلو میں ایک دوسری کے مساوی نہیں ہوسکتیں۔ مثلاً لاتعداد خواص وتاثیرات میں سے محرک۔ مسہل۔ مدر تاثیرات والی بہت سی اشیاء ہیں مگر دیکھو ہر ایک محرک چیز دوسری محرک چیز سے جدا خواص رکھتی ہے۔ چنانچہ بعض محرک چیزیں قابض ہیں بعض مسہل وقس علےٰ ہذا۔ پھر بعض اشیاء محرک دل ہیں بعض محرک دماغ وقس علےٰ ہذا۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افعال الاعضا

علم طب وہ علم ہے جس سے احوال بدن انسان کے متعلق بحث کی جائے - اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ صحت حاصلہ کو نگاہ رکھا جائے - اور اگر اس میں کوئی نقص لاحق ہو تو اس کو دور کیا جائے - اور اس علم کے جاننے والے کو طبیب کہتے ہیں -

پس ہر ایک طبیب کو لازم ہے - کہ جسم انسان کے متعلق پوری پوری واقفیت بہم پہنچائے - ہر ایک عضو کی ساخت - اس کی ماہیت - اور اس کے افعال سے واقف ہو تاکہ بحالت مرض یہ معلوم کر سکے - کہ کس عضو میں کیا نقص ہے - اور اس نقص کے کیا وجوہات ہیں - کیونکہ جب تک اسبات کا علم نہ ہو - علاج ہو سکنا محال ہے - اور کامیابی دشوار - لہذا معالج بننے کے لئے علم تشریح الاعضا و افعال الاعضاء کا جاننا ضروری ہے -

یوں تو بے شمار کتابیں عربی - فارسی - انگریزی - ڈاکٹری وغیرہ میں بھری پڑی ہیں مگر ان میں بہت سی باتیں مبہم - اور مہمل ہیں - اور بے ترتیب - اس لیے انجمن خادم الحکمت نے بڑی محنت اور سرگرمی سے تحقیقات جدیدہ سے جو کچھ دریافت کیا ہے - عرض کیا جاتا ہے - امید ہے کہ بہت سے صاحبان اس سے مستفید ہونگے - وھو ھذا

یہ سلسلہ طب ایک بالکل نئے طریقہ پر وضع کیا گیا ہے - اسکا منشا یہ ہے - کہ دیگر تمام طبوں کو تطبیق دیکر خذ ما صفا ودع ما کدر کے ماتحت ہر ایک صداقت اور خوبی کو تسلیم کیا جائے - اور اسے رواج دیکر دستور العمل بنایا جائے - اور فضول باتوں کو چھوڑ دیا جائے - جو محض لغو اور وہم ہیں - پس ضروری ہوا - کہ اسکے واسطے کوئی نیا طریقہ ایجاد کیا جائے - جو محض صداقت ہی صداقت ہو - اور زنجیر کے کنڈوں کی طرح ہر ایک مسلسل پروکر ایک مضبوط زنجیر بنایا جائے - یعنی تمام حالات ایک دوسرے سے وابستہ ہوں - جیساکہ قدرتی طور پر ہیں بھی - تاکہ سمجھنے میں آسانی اور سہولت ہو - اور لکھنے میں فضول جھگڑوں سے چھٹکارا ہو -

سو واضح رہے۔ کہ مملکت جسم انسانی میں نظم و نسق (انتظام) قائم رکھنے کے لئے سب سے بڑا افسر دِل ہے (جسکو عربی قلب اور انگریزی ہارٹ HEART کہتے ہیں) جس کے ساتھ حیاتی کا مدار ہے۔ یعنی روح حیوانی کا مبدا ہے۔ جو اس کی پروال ہے نیز جنین میں بھی سب سے اول اسی کی پیدائش ہوتی ہے۔

ماتحت کے دو نظام (سلسلے) ہیں ایک تو نظامِ دموی (خون کا سلسلہ) ہے نظامِ عصبی (پٹھوں کا سلسلہ) ہے۔ جنکو بخوبی سرانجام دینے کے لئے اس ض دو نائب برائے امداد مقرر کر دیئے ہیں۔

نظامِ دموی میں اسکا وزیر با تدبیر جگر ہے۔ جس کے ماتحت دو سلسلے ہیں ایک سلسلہ ۔۔ دانت۔ زبان۔ مری (غذا کی نالی) معدہ۔ امعا (آنتیں) مقعد کا ہے۔ جنکو آ غذائیہ بھی کہتے ہیں۔ اور دوسرا سلسلہ ناک۔ حلق اور پھیپھڑہ کا ہے۔ جو آلات تنفس کے نام سے موسوم ہے۔

نظامِ عصبی میں اس کا نائب دماغ ہے۔ اس کے ماتحت بھی دو سلسلے ہیں۔ ایک سلسلہ نخاع و اعصاب حاسہ اور محرکہ کا ہے۔ اور دوسرا سلسلہ نظام عضلاتی کے نام سے موسوم ہے۔

نظامِ دموی اور نظام عصبی در اصل دو نو لازم ملزوم ہیں۔ جن کا ایک دوسرے کے بغیر ہونا ناممکن ہے۔ جیسے کہ قیام زندگی کے لئے روح اور جسم کا مرکب ہونا شرط ہے کیونکہ روح کے بغیر جسم کا کوئی فعل صادر نہیں ہو سکتا۔ اور روح کا کوئی کرشمہ جسم کے سوا کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ بعینہ ان دونو نظاموں کا بھی یہی حال ہے۔ کہ ایک دوسرے کے بغیر ان کا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ جہاں نظام عصبی کی شاخیں (اعصاب۔ عضلات وغیرہ) ہیں۔ وہاں ساتھ نظام دموی کا جال (وریدیں۔ شریانیں اور عروق) موجود ہے۔ اور آپس میں ان کی ایسی دوستی اور تعلق ہے۔ کہ اگر کسی ایک کو کوئی آفت پہنچے۔ تو دوسرا بھی فوراً مضطرب ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر نظامِ دموی میں کسی سبب سے کوئی اعضا ماؤف ہو جائے۔ تو نظام عصبی میں کمزوری اور لاغری یقینی ہے۔ اور اگر نظامِ عصبی میں کوئی نقص آ جائے تو وہاں دوران خون کی تیزی اور اجتماع یا سستی دورانِ خون اور اس کی کمی ضروری ہے۔ اب چونکہ نظام دموی ہی پرورش جسمانی کا ایک ذریعہ ہے

ہر ایک اعضا اس سے غذا حاصل کرتا ہے۔ اس لئے اس کو خود بھی غذا کی ضرورت ہے۔ بات ہے کہ باپ بچوں کی پرورش کرتا ہے۔ تو جس چیز سے انکی پرورش کرتا ہے۔ کرنے کے واسطے وہ خود بھی محتاج ہوتا ہے۔ اور کہیں سے ہی دستیاب کرتا نظام دموی کو غذا فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ہماری اشیائے ماکولہ نے پینے کی چیزیں) اعضائے غذائیہ کے فعل سے موثر ہو کر خلاصہ ر کیلوس اور کیموس کے نام سے موسوم ہو کر خون بن جاتی ہیں۔ لہذا ضروری ہوا۔ پہلے نظام دموی کا ذکر کریں۔ جو پرورش جسمانی کے لحاظ سے اول نمبر پر ہے لیکن م میں بسبب حاصل کرنے غذا کے آلات غذائیہ مقدم ہیں۔ اس واسطے سب اول ان کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

"نظامِ دموی کا پہلا سلسلہ"

اعضائے غذائیہ

منہ۔ آلات غذائیہ میں سب سے پہلا اعضا منہ ہے (جس کو عربی میں فم۔ فارسی میں دہن۔ اور انگریزی میں مُوتھ **Mouth** کہتے ہیں) ہضوم اربعہ (چار ہضم) میں سے پہلا ہضم اسی سے شروع ہوتا ہے۔ اور غذا اصلاح پاکر معدے کی طرف جانے کے قابل ہو جاتی ہے تفصیل اس کی یوں ہے کہ جب غذا منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ تو سارے کی ساری قابل ہضم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں کچھ فضلات بھی ہوتے ہیں۔ جو قابل اخراج ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی پھل کی گٹھلی۔ یا کنکر۔ یا ہڈی وغیرہ۔ اس میں پہلا کام **دانتوں** کو کرنا پڑتا ہے۔ وہ یہ کہ دانت غذا کو ریزہ ریزہ کر کے خوب باریک پیستے ہیں۔ اور ایسی سخت چیزوں کو جو آسانی سے نہیں پس سکتیں۔ (جن کا ذکر اوپر ہوا ہے) اور قابل اخراج ہوتی ہیں۔ انکو زبان نی رد سے باہر پھینک دیتے ہیں۔ اسی واسطے قادر مطلق نے ان کو بہت مضبوط اور سخت بنایا ہے کہ کاٹنے چیرنے پھاڑنے۔ اور پیسنے میں اپنے فرائض منصبی کو بخوبی انجام دے سکیں۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

آپ دیکھتے ہیں۔ کہ جن آدمیوں کے دانت نکل جاتے ہیں۔ اور اس نعمت عظمیٰ (بڑی نعمت) سے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ کس بلا کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو وہ ہر ایک چیز کھانے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی نرم یا بھربھری چیز (جس کو وہ آسانی سے کھا سکیں) کھائیں بھی۔ تو چونکہ اسکو اچھی طرح چبا نہیں سکتے۔ اس لئے پہلا ہضم (دانتوں کے نہ ہونے کے سبب سے) خراب ہو جاتا ہے۔ اور یہ بوجھ بھی معدہ پر پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ معدہ کے افعال میں خرابی واقعہ ہونے لگتی ہے۔ جس سے وہ آدمی آئے دن نئے نئے امراض کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اور طبیبوں۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں کا تختۂ مشق بنے رہتے ہیں۔ اور جہان کی نعمتوں سے محروم۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ کہ

"دند گئے تے سواد گیا اکھیں گیاں تے جہان گیا"

جان بوجھ کر چبا کر نہ کھانے سے بھی یہی نقص ہوتا ہے۔

دانتوں کے مددگار دو لب بھی ہیں۔ جو غذا کو روک رکھتے ہیں۔ اور باہر نہیں گرنے دیتے۔ انکے دو اور بھی فائدے ہیں۔ وہ یہ کہ۔ ایک تو دانتوں کو ڈھانپ رکھتے ہیں۔ کہ بیرونی صدمات سے محفوظ رہیں۔ دوسرے۔ تکلم (یعنی باتیں کرنے) میں مدد دیتے ہیں۔

دوسرے کام میں زبان کی باری آتی ہے۔ وہ اس طرح کہ نوالے کو پھرا پھرا کر دانتوں کے نیچے پیسنے کے لئے رکھتی ہے۔ اور منہ کا لعاب { جو غشاء بلغمیہ۔ اور غدہ لعابیہ (تھوک کی گلٹیاں) سے منہ کو تر رکھنے کے لئے مترشح (رِسنا) ہوتا رہتا ہے۔ اور اس پہلے ہاضمے میں مدد دیتا ہے } اس میں ملا کر ایک قسم کا تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے غذا (کھائی ہوئی) کی شکل بدل جاتی ہے۔ اور اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ معدہ اسپر اپنا تصرف کر سکے۔ لہٰذا اُسے براستہ مری (غذا کی نالی) اندر دھکیل دیتی ہے۔ اور فضلات کو (جو دانتوں کی مدد سے معلوم کرتی ہے) باہر خارج کر دیتی ہے۔

ماسوا اس کام مفروضہ (جو اس کے ذمے فرض ہے) کے دو کام اور بھی اس کے سپرد ہیں۔ ایک تو آلہ تکلم (بولنے کا آلہ) ہے۔ اور دوسرے اس میں قوت ذائقہ (چکھنے کی قوت) ہے۔ جسکا مفصل بیان نظام عصبی میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس تمام کام میں جو اعضا منہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ انکی مختصر سی تشریح بھی کر دی جاتی ہے۔ تاکہ ہمارے مبتدی (نئے سیکھنے والے) دوست افعال الاعضاء کے علاوہ

تھوڑا بہت علم تشریح سے بھی واقفیت حاصل کرتے رہیں۔ اور دوسری کتابوں کی ورق گردانی سے پریشانی نہ اٹھائیں۔

(۱) لب دو ہوتے ہیں (انکو عربی میں شفتین۔ انگریزی میں لپس LIPS کہتے ہیں) ان کی ساخت میں بیرونی طرف جلد۔ اندرونی طرف غشاء بلغمیہ۔ اور درمیان میں عضلات اعصاب (پٹھے) عروق (باریک رگیں) اور چربی کے غدود پائے جاتے ہیں۔ فائدہ انکا مذکور ہو چکا۔

(۲) رخسارے دو ہوتے ہیں (انکو عربی میں خدان۔ انگریزی میں چیکس کہتے ہیں)۔ ان کی ساخت بھی لبوں کی سی ہے۔ فائدہ انکا یہ ہے کہ ہر دو اطراف کی دیواریں بناتے ہیں جن سے دانت محفوظ رہتے ہیں۔ اور غذا کو روک رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو شکل ہذا۔

شکل نمبر ۱

لب و رخسارے

(۳) دانت۔ بتیس ہوتے۔ (انکو عربی میں اسنان اور احراس۔ انگریزی میں ٹیتھ کہتے ہیں) ان کی ساخت ہڈی کی ہے۔ جن پر ایک قدرتی جلا (روغن) کیا ہوتا ہے جس سے خوب چمکتے ہیں۔ اور بھرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ دو بار دانت نکلتے ہیں۔ ایک تو بچپن کی حالت میں جنہیں دودھ کے دانت کہتے ہیں۔ دوسرے

بڑے ہوکر۔ انکو مدامی کہتے ہیں۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔ ایک تو ثنایا (یعنی سامنے کے دانت) یہ کاٹنے کے کام آتے ہیں۔ اور گنتی میں چار ہوتے ہیں۔ دو نیچے دو اوپر۔ دوسرے رباعیات (سامنے والوں کے ساتھ ادھر ادھر ایک ایک) یہ بھی چار ہوتے ہیں۔ اور ثنایا کے مددگار ہوتے ہیں۔ تیسرے انیاب (یعنی کچلیاں) یہ نوکدار دانت ہیں۔ جو چیرنے کے کام آتے ہیں۔ اور شکار کو لہ میں اچھی طرح چبھ جاتے ہیں۔ یہ بھی چار ہی ہوتے ہیں۔ چوتھے طواحن (یعنی ڈاڑھیں) دو قسم ہوتی ہیں۔ ایک طواحن (عام ڈاڑھیں) اور دوسرے نواجذ (عقل ڈاڑھیں) جو بلوغت کے بعد نکلتی ہیں شمار میں عام ڈاڑھیں سولہ۔ اور عقل ڈاڑھیں چار ہوتی ہیں۔ یہ سب غذا کے پیسنے کے کام آتی ہیں۔ ملاحظہ ہو شکل ہذا

شکل نمبر ۲ منہ میں دانتوں کی شکل

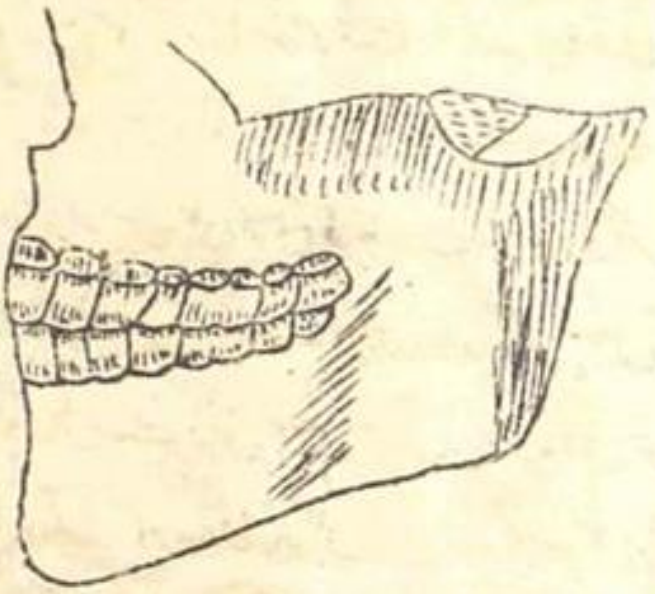

دانتوں کی شکل بلحاظ اقسام

(۴) زبان۔ اس کا بیان نظام عصبی میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(باقی دارد)

علاج الامراض

باب ۱

امراض الاوجاع

علاوہ ازیں درد سر از روئے محل و موقعہ کے بھی دو قسم ہے۔ ایک وہ جو کہ سر کی ہڈیوں سے باہر ہو۔ دوسری وہ جو کہ ہڈیوں کے اندر ہو۔ جو درد ہڈیوں سے باہر ہوگا اسکا محل غشاء مجلل قحف ہے۔ لیکن جو اندر ہوگا۔ اسکا مقام غشاء صلب یا غشاء لین دماغی یا ہر دو میں ہوگا۔ پس ان ہر دو قسموں میں تفریقی اور امتیازی علامات کا جاننا ضروری ہے۔ لیکن نہ اس لئے کہ علاج میں بھی کوئی فرق ہے۔ اور کہ اگر ان اقسام کی امتیاز نہ کی جائے تو علاج بالا کارگر نہیں ہو سکتا۔ نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ درد سر خواہ بیرونی ہو خواہ اندرونی دو حال سے خالی نہیں ہوتی یا زیادتی خون سے ہوگی یا کمی خون کی وجہ سے جیساکہ اوپر لکھا گیا۔ اور علاج بھی وہی دو قسم کا ہوگا کہ اگر خون زیادہ ہے تو اسکو کم کیا جائے۔ اگر کم ہے تو زیادہ کیا جائے جیساکہ علاج کے بیان میں ضبط پا چکا ہے۔ ہاں اس تفریق اور تقسیم سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ معالج کو مرض کی شدت، اور خفت کا علم حاصل ہو جائیگا جس کی بنا پر وہ علاج میں مناسب موقعہ اور حالت مریض کے شدید اور خفیف اشروالی ادویہ اور دیگر اعمال شفائیہ سے کام لے سکیگا۔ کیونکہ بیرونی درد عام طور پر منذر بہلاکت نہیں ہوا کرتی۔ یعنی سوائے دماغی تکلیف کے مریض کے ہلاک ہو جانے یا دیگر کسی سخت اور مہلک مرض میں گرفتار ہو جانے کا اس میں خطرہ نہیں ہوا کرتا۔ لیکن برعکس اس کے اندرونی درد عموماً منذر ہوا کرتی ہے یعنی اگر اسکا فوراً تدارک نہ کیا جائے تو دیگر امراض مہلکہ میں تبدیل ہو جاتی ہے جس سے مریض کا جانبر ہونا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے موقعہ پر معالج کو نہایت ہوشیاری اور مستعدی سے علاج کرنا ضروری ہے ورنہ مریض کی

خبر نہیں۔ پس اس فائدہ کے واسطے ان ہر دو قسموں کی علامات فارقہ کا لکھنا از بس ضروری ہوا۔ اور وہ یہ ہیں۔

علامات صداع بیرونی

(۱) پیشانی اور کنپٹیوں کی شرائیں زیادہ تڑپتی ہیں۔

(۲) سر کی جلد زیادہ گرم ہو۔ یا اعتدال سے زیادہ سرد۔

(۳) مریض آرام سے لیٹ رہنا پسند کرے

(۴) مریض کی حالت نیند یا بیداری میں چنداں فرق نہیں آتا۔

(۵) اکثر بلا تپ کے ہوتی ہے۔

(۶) یہ درد اکثر نوبتی ہوتا ہے لیکن کبھی قسم اندرونی میں تبدیل ہو کر دائمی ہو جاتا ہے۔

(۷) عموماً سر کے کسی خاص حصہ میں پیدا ہوتا ہے۔

(۸) مریض عموماً نزلہ و زکام کا شاکی ہوگا

علامات صداع اندرونی

(۱) گلے کی شرائیں زیادہ تڑپتی ہیں۔

(۲) مریض اپنے دماغ میں زیادہ گرمی کی شکایت کرے۔

(۳) مریض زیادہ بولے اور بکواس کرے۔

(۴) مریض میں نیند یا تو بالکل مفقود ہو جاتی ہے یا غنودگی اور بیہوشی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) اس میں تپ کا ہونا لازمی ہے۔

(۶) یہ درد ہمیشہ لازمی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی بعض دماغی سخت امراض سے بظاہر صحت ہو جانے کے بعد نوبتی رنگ بھی پکڑ لیتا ہے۔

(۷) عموماً سارے سر میں ہوتا ہے۔

(۸) منخرین خشک ہونگی۔

طریق علاج

جب درد سر کا مریض زیر علاج آئے تو سب سے پہلے یہی تشخیص کرنا ضروری ہے۔ کہ درد بیرون سر کے ہے یا اندرون اسکے۔ اور یہ امر علامات بالا سے بخوبی تشخیص ہو سکتا ہے۔ بعد ازاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ درد مقامی ہے یا اثری۔ اس تشخیص کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مقامی ہے تو صرف مقامی علاج کرنے سے رفع ہو جائیگا برخلاف

شرکی کے کہ مقامی علاج سے اگر آرام بھی ہو جائے تو وہ عارضی آرام ہوتا ہے جو کہ تھوڑے ہی عرصہ کے لئے ہو کر مرض پھر عود کر آتا ہے۔ پس اس کے واسطے اس دوسرے کسی مریض عضو کی افعالی بے اعتدالی کو بھی رفع کرنا ضروری ہے۔ جس کی مشارکت سے سر کے افعال میں تغیر پیدا ہوا۔ کہ سویلفریق کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ تاوقتیکہ معالج دیگر اعضاء کی تمام امراض اور ان کی تمام علامات سے واقف نہ ہو معلوم نہیں کر سکتا۔ اور اس جگہ اگر میں ان تمام امراض کو بجمیع علامات فارقہ ہر قسم تحریر کروں تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ گویا اسی دردسر کے بیان میں تمام طب کو ختم کر دوں اور یہ ایک سخت مشکل کام ہے۔ اس واسطے اسقدر لکھنے پر کفایت کرتا ہوں کہ ہر ایک معالج اپنے علم اور تجربہ کے ماتحت مریض کے سارے اعضا مثل دل۔ جگر۔ معدہ۔ امعاء۔ طحال۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے افعال کی طرف غور کرے اگر ان میں سے کوئی عضو ماؤف ہو تو اس کا تدارک بھی لازمی سمجھے ورنہ مقامی درد سمجھکر مقامی علاج کی طرف مائل ہو۔ پس جب اس میں بھی امتیاز ہو جائے۔ تو پھر یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ بحسب کیفیت کس قسم کی درد ہے۔ یعنی کمی خون کی وجہ سے ہے۔ یا کہ زیادتی خون کی وجہ سے پھر علامات مخصوصہ کے مطابق (جیساکہ اوپر اس کی تفصیل گزر چکی ہے) جو قسم ثابت ہو اس کے مطابق علاج کیا جائے۔ جیساکہ علاج کے بیان میں اشارات ہو چکے ہیں۔

اگرچہ علاج کے بیان میں مجمل طور پر ہر قسم کی دردسر کا علاج لکھا جا چکا ہے جس سے تمام تجربہ کار اور ذی علم طبیب اپنے سابقہ علم و تجربہ کی بنا پر خود بخود ہی علاج تجویز کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن کم علم اور مبتدیوں کے واسطے اس طریق علاج کی تشریح و توضیح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ مضمون مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان تمام اشارات کی تفصیل نہ کی جائے۔ سو اب ذیل میں علاج بالتفصیل لکھا جاتا ہے۔

(۱) ورزش کرنا۔ یہ عمل عموماً ان مریضوں میں مفید اور شافی اثر رکھتا ہے۔ جنکو دردسر صرف مقامی ہو یعنی سوائے دردسر کے کوئی دیگر مرض انکے وجود میں نہ ہو بلکہ دیگر تمام اعضاء صحیح و سالم ہوں۔ اور یہ درد اکثر ان لوگوں کو ہوا کرتی ہے۔ جو لوگ مطالعہ اور تعلیم میں مصروف رہتے ہوں یا دیگر دماغی کاموں مثل غور و خوض

بعض مسائل پیچیدہ قانونی یا شرعی میں لگے رہتے ہوں ۔سو بہ سبب محنت دماغی کے طبیعت مدبرہ بدن مادہ خون کو واسطے بدل مایتحلل دماغ کے سر کی طرف معمول سے زیادہ بھیجتی ہے ۔ اور چونکہ ایسے آدمی بہ سبب مصروفیت علمی و عقلی کے دیگر اعضاء بدن سے تحریک کا کام بہت کم لیا کرتے ہیں ۔ اس واسطے دیگر اعضاء کی طرف خون معمول سے کم پہنچتا ہے ۔ لہذا کچھ عرصہ کے بعد دیگر اعضاء کی قوت جاذبہ کم ہو جاتی ہے ۔ اور دماغ کی قوت جاذبہ بڑھ جاتی ہے ۔ ایسے لوگوں کا سر ہمیشہ گرم رہتا ہے ۔ لیکن دیگر اعضاء کمزور بطی الحس اور بطی الافعال ہو جاتے ہیں ۔ پس ورزش سے جب دیگر تمام اعضاء حرکت میں آتے ہیں ۔ اور وہاں بدل مایتحلل کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے ۔ تو ان میں قوت جاذبہ متنبہ ہوتی ہے ۔ اور قوت مدبرہ بدن انکی طرف خون کو بھیجنا شروع کر دیتی ہے ۔ اور دماغ ہلکا ہو جاتا ہے ۔ اور اعتدال پیدا ہو کر دردسر میں آرام ہو جاتا ہے ۔ اس واسطے کام کرنے والوں کو ورزش کی عادت ضرور رکھنی چاہیئے ۔ لیکن ایسے لوگوں کو ہاتھ پاؤں کی ورزش زیادہ مفید ہے ۔

(۲) **اطراف کا باندھنا** ۔ یہ عمل بھی انہیں لوگوں میں عموماً فائدہ کرتا ہے جن کے دماغ میں خون کا اجتماع زیادہ خواہ کسی سبب سے ہو ۔ لیکن یہ عمل شافی علاج نہیں ہے ۔ اور نہ ہی اسکو ہمیشہ معمول بنانا چاہیئے ۔ صرف چند منٹ تک باندھے رکھنے کے بعد کھول دینا چاہیئے ۔ زیادہ دیر باندھے رکھنے یا ہر روز یہی عمل کرنے سے دل میں ضعف پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس طریق عمل سے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے ۔ جسکا اثر دل پر پڑتا ہے ۔ پس دس پندرہ منٹ کے بعد جب درد میں کچھ افاقہ ہو جائے تو اس بندش کو کھول دیں ۔ زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ تک رکھکر پھر کھول دیں ۔ اور اگر بار بار درد کا دورہ ہو تو پھر کوئی دوسرا علاج تجویز کریں ۔ جیساکہ تمام اقسام علاج لکھے جا رہے ہیں ۔ اور باندھنے کا طریق یہ ہے کہ ہاتھوں کو بازو کے موقعہ پر اور پاؤں کو رانوں کے موقعہ پر کسی رومال یا دیگر نرم چیز سے خوب کسکر باندھ دیں ۔ لیکن نہ اسقدر کہ ہاتھ پاؤں فوراً بے حس ہو جائیں اور نہ اسقدر خفیف کہ مطلب بھی حاصل نہ ہو ۔ مطلب اس میں یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ پاؤں کو ان کی جڑھوں کے قریب باندھنے

علم الادویہ

آک

(گذشتہ سے پیوستہ)

جڑھ کی چھال کا وزن خشک حالت میں دو ماشہ سے ۴ ماشہ اور تروتازہ حالت میں ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ خشک پتوں کا وزن ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ اور تازہ کا ۶ ماشہ سے تولہ خشک پھولوں کا وزن ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ تازہ کا ۹ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ۔ پس ان اوزان میں یا اس سے زیادہ اس کی ہر ایک جزو زہریلا اور مضر اثر رکھتی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے اس کو وزن سمیہ کہنا چاہئے۔ لیکن وزن دوائیہ میں ۱۱ سے ۱۵ رتی کو بہت سی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس فن میں یہ دوائی نہ تو قے لاتی ہے نہ اسہال بلکہ معدہ و امعاء میں قدرے سوزش پیدا کرتی ہے جس سے کسی قدر متلی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ہضم ہو جاتی ہے۔ اور اس کے اجزا خون میں ملکر جگر میں جاتے ہیں اور جگر کے فعل اخراجیہ کو تیز کرتے ہیں۔ بعدہٗ دل میں پہنچکر اسکی حرکت کو بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔ پھر وہ خون پھیپھڑہ میں پہنچ جاتا ہے جس کی تاثیر سے پھیپھڑہ کی حرکت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور مواد بلغمیہ زیادہ تر اوش پاتے ہیں۔ پھر جلد کی عروق شعریہ میں پہنچکر فعل جلد کو تحریک دیتا ہے۔ اور پھر اس دوائی کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ پس اس دوائی کو بدن سے خارج کرنے کا کام انہیں اعضاء مذکورہ کو کرنا پڑتا ہے۔ اول معدہ و امعاء پھر جگر پھر پھیپھڑہ پھر جلد۔ چار اعضاء کی حرکت و طاقت اور قوت اخراجیہ کے بڑھ جانے سے بہت سی صفراوی و بلغمی و سوداوی امراض دور ہو جاتی ہیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔ بلاشک درجہ دوم و ابتدا جذام و دیگر امراض جلدی مثل جرب و قوبا و ثبورات و دمامیل متنوعہ۔ امراض جگر و طحال مثل استسقاء لحمی۔ یرقان۔ عظم کبد و طحال۔ صلابت کبد و طحال۔ امراض معدہ و امعاء مثل ضعف ہاضمہ۔ دائمی قبض بوجہ عدم صفراء۔ دیدان ہر قسم۔ درد معدہ۔ بلغمی اسہال۔ امراض

مثل سرفہ بلغمی مزمن ضیق النفس بلغمی۔ علاوہ ازیں مرض وجع المفاصل مزمن میں بھی بہت مفید ہے۔ اور موسمی نوبتی تپوں میں نوبت سے پہلے اسکا کھلا دینا دافع لرزہ و نوبت ہے۔ اور دو چار روز اسی طرح استعمال کرنے سے تپ سے قطعی آرام ہو جاتا ہے۔ اگر ڈاکٹر لوگ اس کو بجائے کونین کے استعمال کر کے دیکھیں تو انکو معلوم ہو جائے کہ اس کے مقابلہ میں کیسی عجیب شے ہے۔ یہ وزن ودائیہ یومیہ ایک دفعہ دینا چاہئے حسب ضرورت صبح و شام دو دفعہ کر کے بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر اسی وزن میں اسکو نصف نصف یا ایک ایک گھنٹہ کے فاصلہ سے دیدیا جائے تو سخت متلی پیدا ہوتی ہے۔ اور پسینہ زیادہ آتا ہے۔ اور معدہ و امعاء میں خراش ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ وزن سمی میں ہوتی ہے۔ پس اسکو بار بار استعمال نہ کرنا چاہئے۔ نیز یاد رہے کہ جیسے اس کی کم مقدار اندرونی طور پر بہت سی امراض کو مفید ہے۔ تھوڑے وزن میں بیرونی طور پر بھی اکثر امراض میں فائدہ کرتی ہے۔ تھوڑے وزن سے مراد بیرونی طور پر یہ ہے کہ اسکا ادنےٰ فعل یعنی پہلا فعل ظاہر ہو اور وہ یہ ہے کہ جہاں اسکو لگایا جائے وہ جگہ سوزشناک اور سرخ ہو جائے۔ پھنسیاں اور زخم پیدا نہ ہو۔ سو اسقدر وزن میں استعمال کرنے کی حالت میں بہت سی امراض کو سودمند ہے۔ مثلاً اسکالیپ یا طلا یا مالش فالج۔ تشنج اور ضدر میں مفید ہے۔ پھر سینہ پر ذات الریہ ذات الجنب وغیرہ میں از حد مفید ہے۔ اور اسکا نفوخ یا سعوط مرض صرع۔ سکتہ شقیقہ سرسام اور سبات میں نافع ہے۔ گندے زخموں پر لگانا انکو چرک وغیرہ سے صاف کرتا ہے۔ اور زائد گندے گوشت کو دور کر کے قابل اندمال بناتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی چھاجن کو دور کرتا ہے اور دافع کھجلی و سعفہ و قوباہے اور مقوی باہ ہے۔ وزن دوائیہ جوان آدمی کے واسطے جڑھ کی چھال خشک شدہ کا وزن ۱۲ رتی سے ۴۸ رتی ہے۔ اور اسی بنا پر دوسری اجزاء کا وزن سمجھ لیا جائے۔

تیسرا وزن اسکا شفائیہ ہے اس میں اسکا اثر بہت ہی بے ضرر ہو جاتا ہے۔ اور اندرونی طور پر صرف معدہ و امعاء تک ہی اسکا اثر محسوس ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس وزن شفائیہ میں صرف مقوی معدہ و محلل نفخ اور قابض اسہال اور مفید ہیضہ ہے اور بیرونی طور پر عام زخموں کو خشک اور مندمل کرنے کے کام آتا ہے۔ منہ کے زخموں کو بھی

مفید ہے۔ آنکھ کی سرخی اور مرض سلاق اور انتشار الاہداب اور خارش چشم میں مفید ہے
وزن شفائیہ یہ ہے جڑھ کی چھال ½ رتی سے ایک رتی دوسری اجزاء کا وزن
اس پر قیاس کر لیتا چاہیئے۔

مرکبات

(۱) **کاجل عشری**۔ دودھ آک میں روئی صاف دبنی ہوئی کو خوب تر کر کے خشک کریں اور اس کی بتی بنا کر حسب معمول دیئے میں جلائیں۔ اور اسکا کاجل لیں اور اسکو سلائی سے بطور سرمہ کے آنکھوں میں لگائیں تو امراض ذیل میں بہت ہی مفید ہے۔ پورانے کلکرے۔ سبل۔ جرب الاجفان۔ جالا۔ پھلی۔ باہمنی یعنی سلاق جس میں پلکیں متورم ہو کر وہاں کے بال گر جاتے ہیں۔ نہایت مفید ہے۔ یہاں تک کہ از سر نو بال بھی اس سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اگر کسی مرض کے سبب سے خواہ کسی جگہ کے بال گر گئے ہوں تو اس کاجل کو وہاں طلا کرنے سے بال اُگ آتے ہیں۔ آنکھوں میں اسکا استعمال اگر سرخی اور جلن پیدا کرے تو اسکو کسی قدر خفیف کر لینا چاہیئے جسکے دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ سلائی کے ساتھ بہت خفیف سا لگایا جائے دوم یہ کہ اس کاجل کے ہموزن یا دوچند سرمہ سیاہ سائیدہ ملا لیا جائے اور اسکو لگایا جائے۔

(۲) **نسوار عشر**۔ آک کے دودھ تازہ میں خاکستر اوپلہ صحرائی کو خوب تر کر لیا جائے پھر اسکو خشک کر کے پیس کر باریک کر کے شیشی میں رکھ لیا جائے۔ ان امراض دماغی میں بطور نفوخ کے ناک میں پھونکیں جن میں بباعث اجتماع خون اندرون اعضائے سر کے مختلف قسم کے عوارضات مثل بیہوشی۔ تشنج۔ درد سر وغیرہ پیدا ہو رہے ہوں۔ اسکے استعمال سے نتھنوں کی غشاء مخاطیہ میں سوزش ہو کر مائیت کا اخراج بہت زیادہ ہو جاتا ہے اور اس طرح خون میں سے مائیت نکل کر خون کا اجتماع کم ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے پھول اور پتے صرف خشک کر کے پیس لینے بھی قریب قریب انہیں فوائد کے ہیں۔ لیکن ان میں بہت جلد ایک قسم کا خاص کرم پیدا ہو جاتا ہے جو کہ اسکو خراب کر دیتا ہے۔ لہذا یہ مرکب بہت عمدہ ہے۔ خواہ حسب ضرورت اسی طرح استعمال کیا جائے خواہ اسکو بحسب ضرورت ہلکا کر لیا جائے مثلاً اس کے ہموزن یا دوچند آرد گندم وغیرہ

بوقت استعمال ملا لیا جائے۔ اور یہ ہلکا گیا ہوا مرکب زکام کہنہ یا در دسر بلغمی زکامی کے بہت مفید ہے۔ نیز بیرونی طور پر زخموں پر اسکا چھڑکنا بھی زخموں کو عفونت سے بچاتا اور صاف کرتا ہے۔

(۳) ذرور عشر یعنی دھوڑا۔ پوست بیخ آک خشک ایک حصہ۔ رال ۳ حصہ کتھہ ۴ حصہ تینوں کو پیسکر مثل سرمہ بنا رکھیں صاف شدہ زخموں کو مندمل کرنے کے واسطے اسکو چھڑکا کریں۔

(۴) مرہم عشر۔ دھوڑہ مذکور ایک حصہ۔ میٹھا تیل ایک حصہ۔ صاف پانی ایک حصہ اول پانی اور تیل کو باہم ملا کر کسی کھلے برتن مثل طشت وغیرہ میں خوب کف مال کریں حتےٰ کہ اسکا قوام مثل گھی کے ہو جائے۔ پھر اس دھوڑا مذکور کو ملا کر دوبارہ کف مال کریں تاکہ قوام مرہم ہو جائے۔ پس مثل اور مرہموں کے اسکو لگایا کریں۔

(۵) حب سعال عشری (کھانسی کی گولیاں) پوست بیخ آک ایک حصہ۔ پیاز عنصل نصف حصہ۔ زوفہ دو حصہ سب کو باریک پیسکر شہد میں گولیاں نخودی بنالیں خوراک ایک گولی سے ۲ گولی تک۔ بلغمی کھانسی خصوصاً مزمن میں از حد نافع ہے نیز ذمہ وضیق بلغمی کے لئے نہایت نافع ہے۔

(۶) حب ہاضم عشری۔ گل تازہ عشر ایک حصہ۔ فلفل دراز و زنجبیل ہر ایک دو دو حصہ۔ نمک سانبھر ۳ حصہ سب کو پیسکر گولیاں بقدر نخود بنائیں اور ایک دو گولیاں ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ درد معدہ اور نفخ میں کھلائیں۔

(۷) حب اسہال عشری۔ غنچہ مدار ایک حصہ۔ آک آب ندیدہ نصف حصہ قرنفل ۲ حصہ سب کو ملا کر گولیاں بقدر دانہ مسور بنائیں اور مریض اسہال وہیضہ کو ایک ایک کر کے دن میں دو چار دفعہ حسب ضرورت دیں۔ یہ حب پیسکر کھلانے سے قے کو بھی روکتی ہے۔

(۸) روغن عشری۔ آب برگ عشر ہموزن روغن کنجد میں جلائیں۔ جب صرف تیل رہ جائے محفوظ رکھیں۔ اور فالج۔ خدر۔ رعشہ۔ اور مختلف قسم کی اوجاع میں مالش کیا کریں۔ فقط

مراسلات

(۱) جناب والا تسلیم - دو نسخے ارسال خدمت ہیں - ایک آتشک کے لئے - دوسرا خاص مرض صرع کے لئے - آتشک والا نسخہ بہت دفعہ تجربہ میں آچکا ہے - حسب ذیل ترکیب اور ادویات سے تیار رہوتا ہے -

مغز حب الملوک مدبر ایک تولہ - رسکپور ۶ ماشہ - سیماب ۶ ماشہ - گندھک آملہ سار ۳ ماشہ کتھہ ۹ ماشہ - مرچ سیاہ ۹ ماشہ - لونگ ۶ ماشہ - کافور ۳ ماشہ - اول حب الملوک اور کتھہ اور مرچ سیاہ اور لونگ کو بغیر آمیزش شے دیگر کے ایک روز کامل لنگری میں کھرل کریں پھر سیماب اور آملہ سار کو علیحدہ کھرل کریں حتے کہ چمک سیماب نابود ہو جائے پھر باہم ملا کر کافور بھی ڈالدیں - اور گودہ کنوار گندل کے ساتھ کھرل کر کے حبوب بقدر مرچ سیاہ کے تیار کریں - وقت ضورت ایک یا دو گولی ہمراہ آب استعمال کرائیں - ایک یا دو اسہال روزمرہ آکر دس بارہ یوم میں شفا ہو جاتی ہے - لیکن پھر بھی کچھ روز استعمال کرانا چاہئے - پرہیز ترش و شیریں و بادی اشیاء سے ضروری ہے - مجرب اور بلا ضرر ہے -

مرض صرع کے لئے نسخہ ذیل ہے - مرکی - فرفیون - عصارہ - ریوند ہینگ خالص کل ہمورن لیکر خوب باریک کر کے پھر اس مجموعہ کے ہموزن گلقند ملا کر صحرائی بیر کے برابر گولیاں بنائیں بوقت ضرورت بچہ کو نصف گولی اور جوانکو دو گولی تک عرق بادیاں کے ہمراہ دینا بہت کچھ مفید ثابت ہوا ہے -

(حکیم محمد غوث صاحب، آف گولڑہ)

(۲) مکرم و معظم بندہ سلامت - بعد تسلیم بعد تکریم گذارش اینکہ جب سے بندہ جناب کی مہربانی سے انجمن خادم الحکمت کا ممبر بنا ہے - آپ کی ہدایات کے ماتحت ہمیشہ تحقیقات جدیدہ میں لگا ہوا ہے - بہت سے مجرب نسخوں کو حاصل کر چکا ہوں - لیکن چونکہ وہ تمام نسخے اکثر متعدد اجزاء سے مرکب تھے - اور آپ کا حکم ہے کہ مفردات سے علاج کرنا ضروری ہے - لہذا میں نے ہر ایک نسخہ کے اجزاء کو آپ کی ہدایات اور

احکام کے مطابق علیحدہ علیحدہ تجربہ کرنا شروع کیا۔ میں بڑی خوشی سے یہ عرض کرتا ہوں کہ خدا کے فضل سے اب میں انہیں امراض میں جن جن مرکب نسخوں کو استعمال کرکے کامیابی حاصل کرتا تھا۔ انہیں مرکبات میں صرف ایک موثرہ جزو سے وہی فوائد بلکہ اس سے بڑھکر حاصل کرتا ہوں اور آپ کو دعائیں دیتا ہوں۔ خدائے پاک آپکی عمر اور آپ کے علم میں بہت بہت برکت دے کہ آپ نے ہم کو بہت سے فوائد سے مالا مال کر دیا ہے۔ کیونکہ مرکبات میں مختلف چیزوں کے خریدنے اور پھر انکے ترتیب دینے میں اول تو قیمت زیادہ خرچ ہوئی تھی۔ پھر محنت اور وقت بھی ضائع ہوتا تھا۔ اور ان سے بڑھکر پھر یہ دقت تھی کہ مریض دوائی کو زیادہ تعداد میں کھانا پسند نہ کرتے تھے۔ لیکن اب میری خوشی کی انتہا نہیں رہتی کہ ایک ہی دوائی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے پر وہی فوائد بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حاصل ہو جاتے ہیں اور قیمت کم خرچ ہوتی ہے۔ مریض خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جس طریق سے میں نے ان مرکب ادویہ کو آہستہ آہستہ کم کرتے کرتے ایک دو اجزاء پر مقرر کیا ہے۔ اس طریق کا مفصل اظہار کردوں تاکہ میرے دیگر بھائی بھی فائدہ اُٹھائیں ایک تو مفردات کا علم حاصل کریں۔ دوسرا مرکبات مجربہ کو مفردات میں لے آنیکا طریق انکو معلوم ہو جائے۔ آپ مہربانی کرکے یہ چند سطور درج رسالہ ضرور فرمائیں آج میں صرف ایک ہی نسخہ کے متعلق اظہار کرتا ہوں۔ اگر ناظرین نے اسکو پسند فرمایا تو اس سلسلہ میں بہت سے ایسے نسخہ جات کو کچھ عرصہ تک مسلسل لکھتا رہونگا۔ وہ نسخہ ایک مشہور نسخہ حب سلارس کے نام سے موسوم ہے۔ جو کہ موسم سرما میں عام طور پر مستعمل ہوتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر لوگوں کو کھانسی کی مرض اسی سرد موسم میں ہوا کرتی ہے۔ اور میں نے تجربہ کیا ہے کہ یہ نسخہ پُرانی سے پُرانی کھانسی کو چند ہی یوم میں دور کر دیتا ہے۔ اور مجرب بلا تخلف ہے۔ اور اس کے اجزاء بمعہ ترکیب حسب ذیل ہیں۔ رب السوس ۲ ماشہ۔ کندر ۲ ماشہ۔ مرکی ۲ ماشہ۔ میعہ سائلہ ۲ ماشہ۔ صمغ عربی ۱ ماشہ۔ افیون ۶ رتی۔ سب کو کوٹ چھانکر حبوب بقدر نخود بنائیں اور ایک ایک گولی صبح وشام ۶ رتی استعمال کریں۔

میرے تجربہ میں جب یہ نسخہ بہت مفید ثابت ہوا تو میں نے اسکے اجزاء میں سے

موثر جزو کی دریافت کیلئے سب سے پہلے منع عربی کو بایں خیال نکال دیا کہ اس کا وزن صرف یک ماشہ ہے۔ جو کہ منفرد طور پر استعمال کرنے سے بھی ایک ماشہ کوئی بین فائدہ نہیں دکھاتی تو اسقدر گولیوں میں تقسیم ہو کر اس کا نہایت قلیل حصہ کیا اثر رکھتا ہوگا۔ پس یہ ایک فضول چیز معلوم ہوتی ہے۔ اس کو نکال کر باقی تمام اجزا ڈال کر گولیاں تیار کی گئیں جو کہ تجربہ پر اسی طرح مفید ثابت ہوئیں جیسے پہلے تھیں۔ پھر میں نے اسی مذکورہ بالا خیال سے زہب السوس بھی نکال دیا اور گولیوں کا وزن بجائے نخود کے فلفل گرد کے مطابق رکھدیا جب ان گولیوں کو استعمال کیا تو وہی فوائد تھے۔ ایک ذرہ بھر کمی واقع نہ ہوئی۔ اس کے بعد کندر کو بھی نکال دیا۔ پھر بھی نسخہ کی تاثیر میں کوئی فرق نہ پڑا۔ اس کے بعد میں مرکی کو بھی خارج کر دیا۔ اور صرف میعہ سائلہ ۲ ماشہ اور افیون ۶ رتی کو ملا کر گولیاں بقدر دانہ مونگ باندھ لیں تجربہ کرنے پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ اب اس نسخہ کی تاثیر میں بہ نسبت پہلے کے فرق پڑ گیا ہے۔ اگرچہ مفید تو تھا لیکن اکثر مریض اس کے استعمال میں ضیق اور سانس کے رُکنے کی شکایت کرنے لگے۔ جس کی وجہ سے میں نے میعہ سائلہ کو نکال دیا اور مرمکی و افیون کا مرکب اسی وزن سے بنا لیا۔ لیکن افسوس کہ پھر بھی وہی نقص یعنی مریضوں کو چند یوم میں فائدہ تو کر دے لیکن دوران استعمال میں مریض سانس کی تکلیف بیان کریں۔ میں نے بہت غور کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ افیون کو نکال کر صرف میعہ سائلہ اور مرمکی کا مرکب دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر اس مرکب سے اگرچہ سانس وغیرہ کی بندش کی تکلیف تو مریضوں کو نہ ہوئی لیکن فائدہ اسکا بہت کم ہو گیا یعنی بہت بہت دن استعمال کرنے سے کسی قدر فائدہ ہوتا تھا۔ اور اور زود اثر ہونے کی تاثیر بہت کم ہو گئی تھی۔ اس پر مجھے سمجھ آ گئی کہ غالباً وہ سانس کی تنگی اسی افیون سے پیدا ہوتی تھی۔ لیکن زود اثر بھی یہی افیون ہے۔ جو کہ غشاء مخاطی کو فوراً مخدر کر کے اس کی اس سوزش اور خراش کو بند کر دیتی ہے لیکن چونکہ افیون سے معًا اخراج بلغم میں بھی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ پھیپھڑہ میں امتلاء بلغم ہو کر کے اس کو متشنج کر دے۔ اور سانس میں رکاوٹ کا باعث ہو۔ اس واسطے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کوئی ایسی دوائی

بھی رکھی جائے جو اخراج بلغم کے فعل کو کم نہ ہونے دے۔ کیونکہ مرکی اور میعہ سائلہ میں یہ طاقت ہے کہ وہ غشاء مخاطی کے فعل اخراج بلغم کو بڑھا دیتی ہیں جیساکہ گذشتہ تجربہ سے اسی نسخہ میں یہ بات ثابت ہو چکی تھی۔ کیونکہ مرکی اور میعہ اور افیون کے مرکب سے پورا فائدہ ہوتا رہا تھا۔ لیکن علیحدہ علیحدہ مرکی اور افیون سے اور میعہ سائلہ اور افیون سے جو فائدہ نہ ہوا تھا اس سے مجھے یہ پتہ لگا۔ کہ ایک ہی مخرج بلغم چیز اس واسطے مفید نہیں ہوتی کہ اس کا وزن کم ہے۔ اگر اسکا وزن بڑھا دیا جائے تو شائد اکیلی چیز بھی مفید ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اس خیال سے یہ نسخہ تجویز کیا۔ مرکی ایک تولہ۔ افیون ایک ماشہ باہم ملاکر حبوب بقدر نخود تیار کیں۔ اور مریضوں کو دینا شروع کر دیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ گولیاں تجربہ میں بہت ہی مفید ثابت ہوئیں۔ جس طرح پہلا نسخہ حب سلارس جو کہ چھ اجزاء پر مشتمل زود اثر اور بلاضرر تھا۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھکر مفید ثابت ہوا۔ کیونکہ حب سلارس سے بھی بعض مریضوں میں کسیقدر تنگی تنفس پیدا ہو جایا کرتی تھی جو کہ اس نسخہ سے بالکل نہیں ہوتی۔ اب میں ہمیشہ اسی نسخہ کو مطب میں بناکر رکھتا ہوں۔ ہر ایک مریض کو دیئے جاتا ہوں۔ سوائے فائدہ کے کسی نے آجتک کسی قسم کی شکایت نہیں کی۔ اب میں ایک لمبے اور صحیح تجربہ کی بنا پر یہ نسخہ اپنے دوستوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(مولوی فتح محمد صاحب حکیم حاذق لاہور)

استفسارات

سوال نمبر ۴ - ہم لوگ جو طب یونانی کے مقلد ہیں ہمیشہ ہر ایک مرض کا علاج موافق قواعد طب یونانی کے کیا کرتے ہیں اور غلبہ اخلاط کے ماتحت ہی ادویہ کا استعمال جائز سمجھتے ہیں - خواہ ہم کو اس علاج میں بعض دفعہ ناکامی بھی ہو تو ہم اسے اپنا نقص تصوّر کر کے خاموش ہو رہتے ہیں - لیکن اپنی طب پر حرف نہیں رکھتے - مگر آپ نے چونکہ بعض طبی غلطیاں نکال کر ان کی اصلاح شروع کر دی ہے - جن میں سے اکثر باتیں ہماری سمجھ میں بھی صحیح معلوم ہو رہی ہیں - لیکن بہ سبب اس کے کہ آپ نے اپنی جدید طب کے متعلق ابھی کوئی خاص کتاب شائع نہیں کی - لہذا ہم مجبور ہیں کہ کیونکر ہم آپ کی طریق تشخیص سے فائدہ اُٹھائیں اور کس طرح سے افعال الاعضاء کے ماتحت علاج معالجہ کر کے کامیابی حاصل کریں - آجکل مرض ضعف باہ دنیا میں عام ہے اور اکثر مریض علاج کے لئے خواستگار ہوتے ہیں - علاج بھی طب یونانی کے ماتحت سوچ سمجھکر کیا جاتا ہے - مگر سچ پوچھئے تو کامیابی بہت ہی شاذ و نادر حاصل ہوتی ہے اس واسطے نہایت ادب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس وقت آپ نے ماہواری رسالہ بھی جاری کر دیا ہے جسکا پہلا نمبر دیکھکر دل باغ باغ ہو گیا ہے - ضعف باہ کے اسباب و علامات و علاج کے متعلق ہم کو طب جدید کے ماتحت مفصل آگاہ فرماویں والسلام آپکا مخلص عبد اللہ خاں ممبر انجمن خادم الحکمت

سوال نمبر ۵ - ایک شخص مسمی دیوان چند عمر ۲۸ سال رنگ گورا - کمزور اور نحیف الجسم میرے زیر علاج ہے - جسکو تین ماہ سے بخار آتا ہے - جو کہ غذا کھانے کے بعد ضرور ہو جاتا ہے - کھانسی بھی ساتھ ہے - چلتے میں سانس چڑھ جاتا ہے - ہاتھ پاؤں کے تلوے ہمیشہ جلتے رہتے ہیں - پیٹ میں اکثر درد رہتا ہے - خصوصاً غذا کے بعد پیٹ میں قدرے نفخ بھی ہو جاتا ہے - میری تشخیص میں تپ دق معلوم ہوتا ہے - تھائیس کوپ سے بھی اسکے پھیپھڑہ میں زخم معلوم ہوتا ہے - جسکا علاج میں نے پورا ایک ماہ کیا ہے - قرص کافور بھی کئی دن کھلائے گئے ہیں - مختلف قسم کے سرد شربت و عرق بھی بنا کر دیئے

گئے ہیں۔ روغن کدو کی مالش بھی جسم پر روزانہ کرائی گئی اور بھی جو جو ضروری علاج سمجھا گیا کیا گیا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا مگر ابتک اسکو ایک ذرہ بھر صحت نہیں بلکہ دن بدن تکلیف زیادہ ہے۔ بھوک بھی پہلے سے کم ہوگئی ہے۔ کمزوری بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ مریض ایسے خاندان سے ہے جسکا مجھے بہت پاس ہے۔ مبلغ دو روپیہ بطور فیس کے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ بہت غور سے اس کے واسطے کوئی دوائی تجویز کرینگے۔ لیکن نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ اسی ماہ کے رسالہ میں اسکا جواب دیں۔ دوسرے رسالہ تک شائد وہ علاج کو ترکر کے کسی اور حکیم یا ڈاکٹر کے پاس نہ چلا جائے کسقدر تاکید کروں۔ آپکا احسانمند خادم الحکما عزیز دین ممبر انجمن مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۰ء

جوابات استفسارات

جواب سوال نمبر ۳۔ میرے دوست کو معلوم ہو کہ میں کسی زید و بکر کا مقلد ان معنوں میں نہیں ہوں کہ متقدمین (یونانیوں) یا متاخرین (ڈاکٹروں) میں سے کسی کے اعتقاد کو بلا چوں وچرا تسلیم کروں۔ بلکہ میں محقق ہوں جو مسائل میری تحقیق میں صحیح معلوم ہوں انکو میں تسلیم کرتا ہوں خواہ وہ آپ کے ہی بیان کردہ ہوں۔ سو ان معنوں میں میں ہر ایک شخص کا مقلد ہوں جس سے مجھے کوئی سچا علم حاصل ہو خواہ وہ یونانی ہو یا ڈاکٹری میں تو تمام متقدمین اور متاخرین کا مقلد اور انکے احسانوں کا مشکور و ممنون ہیں۔ البتہ جو مسئلہ کسی صاحب کا مجھے غلط ثابت ہو جائے تو پھر میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اور اس خیال سے کہ یہ مسئلہ فلاں بڑے طبیب یا ڈاکٹر کا بیان کردہ ہے خواہ نخواہ اس کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خذ ما صفا ودع ما کدر میرا اصول ہے۔ اور یہی ہر ایک طبیب کا اصول ہونا چاہئے۔ باقی رہا مسئلہ دوران خون سو میری تحقیق میں یہ بالکل صحیح ثابت ہو چکا ہے۔ اور میں ہر ایک صاحب سے جو اس کے خلاف سمجھا سکتا ہو ہر وقت گفتگو کے لئے تیار ہوں۔ اگر بالفرض یہ مسئلہ دوران خون غلط ثابت ہو جائے تو میں آج ہی اس سے انکار کر سکتا ہوں بشرطیکہ

صحیح دلائل وشواہد اس کے انکار پر مجبور کریں ورنہ کسی زید وبکر کے کہنے اور لکھنے پر نہیں۔ چونکہ مینے اس مسئلہ پر بہت عرصہ غور وخوض کیا ہے۔ اور نہ صرف غور بلکہ تحقیقات وتجربات بھی کئے ہیں اور اس مسئلہ کو ہر طرح سے صحیح اور سچا پایا ہے۔ اس واسطے صرف اس قدر سے کہ یونانیوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا میں غلط قرار نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اگرچہ یونانی اطباء گردش خون کے اس طرح قائل نہیں جیسے ڈاکٹر۔ لیکن تاہم یونانیوں نے بھی خون کو محض ساکن تسلیم نہیں کیا بلکہ گردش کرنے والا مانتے ہیں۔ ہاں اسقدر فرق ہے کہ ڈاکٹروں نے یہ امر زائد متحقق کیا ہے کہ خون شرائین کے ذریعے سارے جسم میں منتشر ہوتا ہے اور عروق شعریہ سے ہوتا ہوا وریدوں کی راہ سے پس ہوکر پھر دل میں آجاتا ہے۔ سو چونکہ یہ ایک بعد کی تحقیقات ہے جو کہ متقدمین کے وقت میں ابھی ظاہر نہ ہوئی تھی تو پھر یونانیوں کو اس کے خلاف سمجھنا سراسر غلطی ہے۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ جب دوران خون کا مسئلہ متحقق ہوا ہے۔ اس وقت اگر بوعلی اور جالینوس ہوتے تو فوراً اس مسئلہ کو قبول کر لیتے۔ اگر آپکے پاس اسکے خلاف کچھ دلائل ہوں تو خوشی سے لکھئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ انکے متعلق پورا جواب لکھا جائیگا۔ باقی رہا آپ کا یہ لکھنا کہ متقدمین نے بعض امراض کے لئے بعض خاص رگیں فصد کے واسطے مخصوص کی ہیں۔ اس واسطے مسئلہ دوران غلط ہے۔ یہ آپ کا خیال خود ہی غلط ہے۔ کیونکہ جس زمانہ میں انہوں نے بعض امراض کے لئے بعض رگیں مخصوص کی ہیں۔ اس زمانہ میں ابھی دوران خون کا مسئلہ ظاہر نہ ہوا تھا۔ لہذا انہوں نے محض قیاس سے ایسا لکھدیا ہے۔ جو کہ اس وقت قابل التفات نہیں ہے اور آپ کا یہ لکھنا کہ مخصوص ورید کے علاوہ دوسری ورید کا فصد کرنے سے مرض کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اس میں آپ نے محض جلد بازی سے کام لیا ہے۔ اور کامل تحقیقات کے بعد نتیجہ نہیں نکالا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ فلات الریہ کے بیمار کی ورید مابض یا عرق النساء کھولی جائے تو اسکو فائدہ ہو جائے۔ حالانکہ آپ کو چاہئے تھا کہ فلات الریہ یا ذات الجنب وغیرہ میں بجائے باسلیق کے اکحل یا قیفال کا فصد کرتے پھر دیکھتے کہ آرام ہوتا ہے یا نہیں اور پھر صرف ایک ہی مریض پر دیکھنا تجربہ نہیں کہلا سکتا کیونکہ بارہا باسلیق کے فصد سے بھی بعض کو آرام نہیں ہوتا پس اس کے تجربہ کے لئے متعدد

مریضوں کا فصد کرانا اور دیکھنا ضرور ہے۔ کیونکہ بار بار کے مشاہدہ کو ہی تجربہ کہا جا سکتا ہے۔ سو آپ آئندہ ایسا کر کے دیکھ لیں مینے بارہا دیکھا ہے کہ سر کی امراض میں فصد باسلیق اور پھیپھڑہ وسینہ کی امراض کے لئے قیفال برابر فائدہ دیتی ہیں۔ اور اسی طرح مفید ہیں۔ جیسے سر کے لئے قیفال اور سینہ کے لئے باسلیق۔ باقی رہا یہ کہ صافن اور عرق النساء کیوں مفید نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ انکا فصد بھی مفید ہے۔ لیکن اسقدر جیسے قیفال و باسلیق و اکحل کا اسکی وجہ قرب اور بعد مسافت ہے۔ کیونکہ پھیپھڑہ وغیرہ کی امراض کے لئے ہاتھ کا فصد مفید تر ہے۔ اور رحم و کلیتین وغیرہ کے لئے پاؤں کا فصد زیادہ مفید ہے۔ ورنہ ہر ایک مرض کے لئے جس میں فصد کرنا مفید ہو سکتا ہے۔ بدن کے خواہ کسی حصہ کی ورید کا فصد کیا جائے ضرور مفید ہوتا ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ آپ پھر اچھی طرح تحقیق کرینگے۔ تو آپکو اچھی طرح متحقق اور ثابت ہو جائیگا۔ احمد الدین

جواب سوال نمبر ۴۔ یاد ہے کہ قوت باہ کا فعل اگرچہ آلات تناسل کی صحت پر منحصر ہے۔ الا وہ فعل تکمیل نہیں پا سکتا۔ تاوقتیکہ فعل ارادہ قلبی اسکی معاونت نہ کرے کیونکہ شہوت جماع ایک قلبی قوت ہے۔ پس مرض ضعف باہ دو قسم ہے۔ اول وہ جو کہ قوت قلبی شہوانیہ کی کمی سے وابستہ ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اگرچہ آلات تناسل صحیح وسالم ہوں۔ لیکن فعل جماع کی خواہش مفقود ہو۔ بلکہ اس سے بالکل بے اعتنائی اور بے رغبتی ہو۔ اس قسم کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) کثرت مشاغل دماغیہ مثلاً تفکرات گوناگوں و کثرت مطالعہ کتب علوم نظریہ اور رہبانیت (۲) انفعالات نفسانیہ مثلاً خوف وحزن وغم وہم (۳) اعضائے آلیہ و مجتبرہ جسم میں سے کسی عضو کی کوئی مرض جس سے صحت عامہ خراب ہو جائے۔ اور اس طرح دوسرے قوے کے ساتھ قوت شہوانی میں بھی خلل آجائے۔ مثلاً امراض دماغی وکبدی وکلوی وغیرہ جیسے جنون مالیخولیا فالج ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ ہزال مفرط سمن مفرط وغیرہ (۴) مخدرات ومنشیات کی عادت جس سے آہستہ آہستہ قوت اعصاب کم ہو کر قوت شہوانیہ میں نقص آجائے۔ سو جس شخص میں اسباب مذکور میں سے کسی سبب کا ظہور ہوگا۔ اگرچہ اس کے اعضائے تناسل صحیح وسالم بھی ہونگے تو وہ بھی اس فعل کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگا۔ کیونکہ محرک قوی موجود نہیں ہے جس سے آلہ تناسل متحرک ہو کر فعل جماع کو کامل کر سکے۔ ایسے مریضوں کا علاج رفع سبب

اور عام مقوی غذاؤں اور دواؤں سے اسکی صحت عامہ کو بحال کرنا اور سیر و تفریح کا عادی بنانا اور مجالس شہوانی میں بیٹھنا اور کتب عشقیہ کا پڑھنا ہے۔

دوسری قسم آلات تناسلیہ کا صحت کے ساتھ نہ ہونا ہے۔ پس جاننا چاہئے۔ کہ اعضائے تناسل چھ ہیں (۱) قضیب (۲) مجری البول (۳) غدہ ودی (۴) غدہ قدامیہ یعنی غدۂ ذی (۵) اوعیتہ المنی (۶) انثیین یعنی خصیتین۔ سوان چھ اعضا میں سے اگر کسی عضو میں کوئی معتبر مرض ہوگی تو خواہ قوت شہوانیہ قلبی کسقدر بھی قوی ہو۔ فعل باہ بصورت جماع مکمل ظاہر نہ ہوگا۔ اور ان اعضائے تناسلیہ کی امراض جس سے فعل باہیہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ نمبروار حسب ذیل ہیں۔

(۱) قضیب اس کی حسب ذیل مرضیں ہیں۔ ایک ضیق خلفہ یعنی گھونگٹ کا تنگ ہونا خواہ پیدائشی ہو یا بعد میں۔ کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ یہ مرض عام طور پر ان لوگوں میں ہوا کرتی ہے۔ جو لوگ ختنہ نہیں کراتے۔ دوسری اعصاب قضیب کا عدیم الحس اور کم زور ہو جانا اسکے اسباب افعال وضع فطری کے خلاف کا عادی ہونا، جیسے جلق وغیرہ کیونکہ بار بار کی بیرونی رگڑ سے اعصاب مارے جاتے ہیں۔ اور ناکارہ ہو کر اپنے فرض کی ادائیگی سے معذور ہو جاتے ہیں۔ (۲) مجری البول کی صرف ایک ہی مرض ہے جسکا نام سوزاک ہے۔ اس مرض سے بھی کئی قسم کی خرابیاں آلات تناسل میں پیدا ہو کر انسان کو نامرد کر دیتی ہیں (۳) غدہ ودی کی سوزش (۴) غدہ قدامیہ کی سوزش یا ورم مزمنہ (۵) اوعیتہ المنی عام طور پر ضعف باہ کی شکایت کا سبب اوعیتہ المنی کی سوزش ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ دیگر پانچوں اعضائے تناسلیہ کی امراض بھی ضعف باہ کا باعث ہو سکتی ہیں۔ الا شاذ و نادر لیکن اوعیتہ منی کی سوزش کے باعث اکثر لوگ نامرد ہو جاتے ہیں۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ خواہش جماع بہت ہوتی ہے۔ لیکن فعل جماع پر اقتدار حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس مرض کے اسباب وہ ہیں جن سے بار بار اوعیہ منی کو تحریک ہو۔ مثلاً جلق۔ کثرت جماع اور شہوانی خیالات اس کی عام علامات جریان۔ احتلام سرعت انزال ہیں۔ آجکل دنیا میں یہ مرض عام ہے۔ باقی بہت کم (۶) انثیین ان کی پہلی مرض ورم خصیہ ہے جس کے اسباب عموماً آتشک و سوزاک ہیں۔ لیکن علاوہ ازیں اسباب ذیل سے بھی ہو جاتی ہے۔ سقطہ و ضربہ کن پیڑے یعنی ورم غدہ نکفیہ خراش مثانہ و

سنگ ثانہ وجع المفاصل ونقرس اس کی علامت ورم اور درد سے ظاہر ہے رشدید حالت میں بخار اور غشیان وتہوع بھی ہوجاتا ہے۔ دوسری مرض داء الفیل للصفن یعنی فوطہ کا بڑھ جانا یا دوالی الصفن یعنی اس کی ورویدوں کا بڑھ جانا۔ تیسری مرض قیلتہ المائیہ یعنی فوطوں میں پانی بھر جانا۔ چوتھی مرض تہیج الصفن یعنی ورم خوفوطہ جو کبھی اسقدر بڑھکر خراب حالت ہوجاتی ہے کہ فوطوں کی جلد مُردار ہوکر خُصیئے ننگے ہوجاتے ہیں پس ان امراض میں بھی اکثر ضعف باہ کی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

(۱) قضیب کی پہلی مرض کا علاج ختنہ کرادینا ہے۔ اور دوسری مرض کا علاج ایسے طلاو ضماد کرنے سے جنکے استعمال سے قضیب کی رگوں میں بسبب سوزش ادویہ کے خون زیادہ آئے۔ اور اس طرح سے ان اعصاب کی پرورش ہوکر از سر نو زندگی پیدا ہو۔ وہ دوائیں محمرات کی قسم سے ہوتی ہیں۔ جیسے روغن قرنفل۔ دار چینی۔ جلوتری۔ کنیر عشر رائی وغیرہ ایسی ادویہ کو بہت دن استعمال کرنا ضروری ہے۔ کم از کم بیس یوم سے چالیس یوم تک ہونا چاہئے۔ اور بد عادات کا ترک کرنا بھی ضروریات سے ہے۔ (۲) مرض سوزاک میں سوزاک کا علاج مناسب موقعہ مرض کرنا چاہئے (۳) غدہ ودی کی سوزش میں جسکی علامت یہ ہے۔ کہ پیشاب جل کر آتا ہے۔ اور سوزاک وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور جماع کے وقت قضیب کے درمیان کسی قدر درد محسوس ہوتا ہے۔ اسکا علاج لعاب والی چیزوں سے مثل کتیرا دسبوس الیسبغول وغیرہ سے کرنا چاہئے۔ (۴) غدہ قدامیہ یا غدہ مذی کی سوزش اور ورم میں جس کی علامات یہ ہیں۔ کہ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور پیشاب کے وقت سخت درد ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ مریض درد کے ڈر سے پاخانہ نہیں پھرتا۔ سیون میں بوجھ اور گرانی محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب میں کبھی رکاوٹ ہوجاتی ہے۔ پیشاب کے ساتھ کبھی سفید سی رطوبت بھی آیا کرتی ہے جس سے جریان منی کا شبہ ہوسکتا ہے۔ حالانکہ نہ سوزاک ہوتا ہے نہ جریان کیونکہ ان کی دیگر علامات فارقہ موجود نہیں ہوا کرتیں۔ اور پھر اس مرض کی سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ مریض کی مقعد میں انگلی داخل کرکے بیچ قضیب کو ٹٹولنے سے وہاں درد اور ورم کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج مخدرات ومسکنات اعضائے تناسلیہ جیسے اجوائن خوراسانی۔ بیخ لفاح پوٹاسی برومائڈ۔ کشنیز۔ سمندر سوکھ کا ہو خرفہ وغیرہ کے استعمال

سے اور نیز محللات غدد اشیاء کا بیرونی و اندرونی استعمال کرکے ورم غدہ کو دور کرنا چاہیے اسفنج سوختہ اماشہ کھلانا یا پوٹاسی آئیوڈائڈ بقدر ۲ یا ۳ رتی پانی میں حل کرکے پلانا یا مکی اور گوگل ہموزن کی گولی بقدر ۲ رتی کے کھلانا مفید ہے۔ اور بیرونی طور پر مغز املتاس اور عنب الثعلب کا لیپ لگانا یا مصبر و تخم کتان کا ضماد کرنا یا روغن دفلی کا طلا کرنا مجربات سے ہے (۵) اوعیۃ المنی میں مسکنات کا استعمال جیسے بیخبند۔ تخم سریالہ۔ سمندر سوکھ استعمال کرنا عادات شہوانیہ کا ترک کرنا خیالات فاسدہ کو دل سے دور کرکے صوفیا اور دینداروں کی صحبت میں رہنا ہے۔ (۶) انثیین کی امراض میں خواہ خصیہ کا ورم ہو خواہ فوطہ کی کوئی مرض ہر ایک مرض کے مطابق علاج کرنا چاہیے جیساکہ ان امراض کے مقام پر موزوں و مناسب مرقوم ہے۔

اگر کوئی ایسا مریض ہو کہ بظاہر اس کے جسم میں کوئی خاص مرض معلوم نہ ہو۔ تو مریض سے اس کے سابقہ حالات سے استفسارات کرکے اور نیز اس کے چہرہ وغیرہ کی طرف خوب غور سے بنظر تحقیق دیکھکر مناسب علاج کرنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر ایسا دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ کس مرض سے ضعف باہ پیدا ہوا۔ جو علاج سے دور ہوگئی لیکن ضعف باہ ویسے ہی موجود رہی سو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اگرچہ وہ مرض جو ضعف باہ کا باعث ہوئی تھی بظاہر رفع ہوگئی، لیکن چونکہ کچھ عرصہ تک باہ کی تحریک میں ناغہ ہو چکا تھا۔ اس واسطے طبیعت میں اس امر کی طرف سے بے اعتنائی پیدا ہو چکی۔ نیز بقایا حصہ مرض کی موجودگی بھی طبیعت کو اس طرف متوجہ ہونے نہیں دیتی۔ لہذا معالج کو چاہیئے کہ نہایت غور و فکر سے اس امر کی تشخیص کرے کہ کس عضو کے نقص افعال سے یہ مرض ہے۔ پس معلوم ہو جانے پر اس عضو کی تقویت کی فکر کرے۔ چنانچہ اگر مریض کا رنگ قدرے زرد ہو۔ اور دیگر ضروری علامات سے ثابت ہو کہ اس کے جگر میں مدت سے نقص آگیا ہوا ہے۔ تو چاہیئے کہ ایسے مریض کو کشتہ فولاد یا فولاد کا کوئی اور مرکب استعمال کرائے۔ اگر مریض لاغر و کمزور ہو۔ تو لحیم شحیم بنانے کے واسطے دودھ۔ مکھن۔ کاڈلیور آئل۔ اور دیگر مقویات و مسمنات بدن کو استعمال میں لائے۔ لیکن اگر معلوم ہو۔ کہ اسکو پہلے کبھی آتشک و سوزاک ہو چکا ہے تو کشتہ سم الفار یا اس کا کوئی مرکب اور کشتہ شنگرف کھلائے اور اگر ثابت ہو کہ اسکو معدہ کی کوئی بیماری تھی تو کچلہ یا دار چینی یا قرنفل وغیرہ دے اور اگر ثابت ہو کہ

پھیپھڑہ وغیرہ کی کوئی مرض تھی ۔ تو ثعلب مصری ۔ بہمن سفید ۔ خولنجاں وغیرہ کا استعمال کرائے ۔ اور اگر اوعیتہ المنی کی سوزش وغیرہ کا ہونا پہلے کبھی ثابت ہوا ہو ۔ تو موصلی سفید تودریین ۔ تال مکھانہ وغیرہ اسکو دے ۔ غرضیکہ جیسا مرض معلوم ہو اسی کے مطابق کوئی مقوی دوا تجویز کرے ۔ تو انشاء اللہ ہر ایک دوائی مفید پڑے گی ۔ بشرطیکہ افعال الاعضاء کے ماتحت ٹھیک محل اور موقعہ پر دوائی کا انتخاب کیا گیا ہو ۔

بالآخر میں چند ایسے مرکب نسخہ جات لکھدینا مناسب سمجھتا ہوں جو کہ عموماً ہر ایک مریض ضعف باہ کو مفید اور نافع ہوں ۔ لیکن مضمون زیادہ بڑھ گیا ہے اسواسطے انکو رسالہ فوری پر ملتوی کرتا ہوں ۔

احمد الدین شاہدرہ

جواب سوال نمبر ۵ ۔ آپ کے مریض کو تپ دق تو ہے ۔ لیکن پھیپھڑہ اسکا ماؤف نہیں ہے ۔ یعنی اس کے زخم نہیں ہیں ۔ بلکہ اسکا جگر ماؤف ہے ۔ ماہ اسوج میں ملیریا کے اثر سے اس کے جگر میں عظم ہو گیا ہے ۔ گویا کہ یونانی طب کے لحاظ سے اسکو سوء مزاج کبد لاحق ہے ۔ کمی اشتہاء ۔ نفخ ۔ درد شکم اس کی علامات مخصوصہ ہیں ۔ یہ علامات تپدق ریوی میں نہیں ہوا کرتیں ۔ قرص کافور وغیرہ بارد علاج کا مضر ہونا بھی یہی دلالت کرتا ہے ۔ کھانسی کی علامت اس واسطے ہے کہ عظم کبد سے پھیپھڑہ بھچتا ہے ۔ غذا کے بعد بخار بھی جگر کی وجہ سے ہے ۔ آپ اس کو حسب ذیل دوائی شروع کرادیں ۔ انشاء اللہ چند یوم میں تندرست ہو جائیگا ۔

کاسنی ۳ تولہ ۔ بیخ کاسنی ۵ تولہ ۔ خبطیانہ ۲ تولہ ۔ سنبل الطیب ۲ تولہ ۔ ریوند خطائی ۳ تولہ تخم کشوث ایک تولہ ۔ انیسون ۲ تولہ ۔ سب کو رات بھر پانی میں بھگو دیں ۔ صبح جوش دیکر اور چھانکر مصری ایک سیر ڈال کر قوام شربت بنائیں ۔ ہر صبح ۳ تولہ اور شام ۳ تولہ تھوڑا سا پانی ملاکر پلا دیا کریں ۔ غذا زود ہضم دیا کریں ۔ نتیجہ سے ہفتہ عشرہ کے بعد اطلاع دیں ۔ فقط

احمد الدین شاہدرہ

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے۔ اور ان میں سے خذ ما صفا و دع ما کدر کے اصل پر ہر ایک صحیح اور عمدہ بات لے لیجائے خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو۔ یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں رواج دیا جائے۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا کرا امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ جو مجربہ و متحققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ علم تشریح۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جائے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور ان کو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جائیگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی ازادانہ رائے دے سکے۔ مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بانئ انجمن فیصلہ قرار پا جائے۔ اس کے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے۔ جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصے لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں نے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتےالوسع انپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے۔ اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیتہ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کیلئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۵) ہر ایک معالج کے لئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو زیر استعمال رکھے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے۔ یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔